AL-ILM Journal

Volume 5, Issue 2

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title	Allama Abdul Maajid Badayuni ki Taleemi Khidmaat
Author (s):	Mazhar Hussain Bhadro Muhammad Abid Nadeem
Received on:	12 March, 2021
Accepted on:	17 Arpil, 2021
Published on:	10 October, 2021
Citation:	English Names of Authors, “Allama Abdul Maajid Badayuni ki Taleemi Khidmaat”, AL-ILM 5 no 2 (2021): 229-242
Publisher:	Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

علامہ عبدالماجد بدایونی کی علمی خدمات کا تحقیقی مطالعہ

مظہر حسین بھدرو*

ڈاکٹر محمد عابد ندیم**

Abstract

Allama Abdul Majid Badayuni (1884-1931) was a renowned scholar, contriver, and elocutionist. He rendered valuable services for the promotion of religious knowledge and wrote about diverse topics. He wrote several books about Quran, Hadith, sociology, and for awakening the Muslim Ummah. Allama Abdul Majid Badayuni had a multidimensional personality and was a great leader. Being overwhelmed with religious passion, he devoted all of his abilities for religion and nation. His services for propagation of religious knowledge are viewed with respect even today and will be remembered forever in Subcontinent.

Keywords: Quran, Hadith, Sociology, Badayuni, Muslim Ummah, Multidimensional personality, Subcontinent.

تعارف:

علامہ عبدالماجد بدایونی کا تعلق بدایوں، اتر پردیش کے معروف علمی خانوادہ عثمانیہ سے ہے۔ خانوادہ عثمانیہ کے مورث اعلیٰ قاضی دانیال قطریؒ تھے جو 599ھ / 1202ء میں قطر سے ترک سکونت کر کے سلطان شمس الدین التمش کے لشکر کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ ابتدا میں لاہور میں سکونت پذیر ہوئے، پھر سلطان کے مسلسل اصرار پر بدایوں تشریف لائے حکومت کی جانب سے عہدہ قضاء تفویض کیا گیا۔ قاضی دانیال قطریؒ خواجہ عثمان ہرونیؒ کے مرید و خلیفہ اور خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے برادر طریقت تھے۔ قاضی دانیال قطریؒ کے خاندان میں علماء، فضلاء، اہل اللہ، ادباء اور قومی سطح کے قائد پیدا ہوتے رہے ہیں جن میں مولانا عبدالمجید بدایونی (1263ھ)، مولانا فضل رسول بدایونی (1289ھ)، مجاہد آزادی مولانا فیض احمد بدایونی (مفقود:1274ھ)، مولانا عبدالقادر بدایونی (1319ھ)، مولانا عبدالمقتدر قادری (1334ھ)، مولانا عبدالماجد بدایونی(1350ھ)، مولانا عبدالقدیر قادری(1379ھ) مفتی اعظم حیدر آباد دکن سر فہرست ہیں۔[1]
علامہ عبدالماجد بدایونی خانوادہ عثمانیہ بدایوں کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب سینتیس واسطوں سے خلیفہ سوم حضرت عثمان غنیؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے جد امجد علامہ فضل رسول بدایونی تک آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں

---

*پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

**ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

ہے۔ علامہ عبد الماجد بدایونی بن حکیم عبد القیوم شہید قادری بن مولوی مرید جیلانی بن مولانا محمد محی الدین قادری بن علامہ فضل رسول بدایونی۔[2]

آپ کی ولادت 4 شعبان 1304ھ / 28 اپریل 1884ء کو مولوی محلہ بدایوں میں ہوئی۔[3] آپ کو بیعت وخلافت علامہ شاہ عبد المقتدر قادری بدایونی سے حاصل تھی۔ علامہ شاہ عبد المقتدر قادری کے پہلے مرید ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔[4] آپ نے جن اساتذہ و شیوخ سے استفادہ کیا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں: (1) علامہ عبد القادر بدایونی (2) علامہ عبد المقتدر قادری (3) مولانا عبد المجید قادری مقتدری (4) مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی

علم طب (1) حکیم غلام رضا خان (2) حکیم عبد الرشید[5]

آپ کا وصال 30 شعبان 1350ھ / دسمبر 1931ء کو لکھنو میں ہوا۔ اور درگاہ قادری بدایوں میں مدفون ہوئے۔[6]

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

علامہ عبد الماجد بدایونی کی ساری زندگی علمی، دینی، ملی اور تحریکی سرگرمیوں سے بھرپور نظر آتی ہے۔ علامہ عبد الماجد بدایونی کی سیرت وخدمات پر اب تک جو مضامین لکھے گئے ہیں۔ ان میں سید سلیمان ندوی کا "شذرات"[7]، مولانا عبد الماجد دریا آبادی کا "ہم نام نامور"[8]، مولانا عبد الصمد مقتدری کا "آہ میرے مربی وسرپرست: ماجد میاں"[9]، ڈاکٹر شمس بدایونی کا "مولانا عبد الماجد بدایونی"[10] شامل ہیں۔ مقالہ نگار کا ایک تحقیقی مقالہ بنام "علامہ عبد الماجد بدایونی کی ملی خدمات"[11] بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جبکہ علامہ عبد الماجد بدایونی کے جامع حالات وخدمات پر علامہ اسید الحق قادری نے ایک کتاب "تذکرہ ماجد"[12] کے نام سے تالیف کی ہے۔ لیکن علامہ عبد الماجد بدایونی کی علمی خدمات کی نہج پر تحقیقی کام نہ ہوا ہے۔ لہذا اس مقالہ میں علامہ عبد الماجد بدایونی کی علمی خدمات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ تاکہ ان کی علمی خدمات سے استفادہ عام کیا جاسکے۔

مہتمم مدرسہ شمس العلوم بدایوں

مدرسہ شمس العلوم علوم اسلامیہ کے فروغ میں ایک زریں باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ علامہ فضل رسول بدایونی کے پوتے مرید جیلانی کم عمری میں ہی فوت ہوگئے۔ حکیم عبد القیوم شہید قادری علامہ مرید جیلانی کے بیٹے تھے۔ انہوں نے مدرسہ قادریہ کے علاوہ جامع مسجد شمسی بدایوں میں 11 صفر 1317ھ کو ایک مدرسہ شمس العلوم کے

نام سے قائم کیا۔ جس کے مہتمم بھی وہ خود تھے۔ علامہ حکیم عبدالقیوم شہید قادری رجب 1318ھ میں ایک ریل حادثہ میں شہید ہوگئے۔ ان کے بعد ان کے فرزند علامہ عبدالماجد بدایونی نے اس مدرسہ کا نظام سنبھالا۔ علامہ عبدالماجد بدایونی مدرسہ کے نظم ونسق کیلئے مختلف ارباب اختیار سے امداد حاصل کی۔ نظام دکن سے سواسو روپیہ ماہوار انضمام ریاست ستمبر 1948ء تک برابر ملتی رہی۔ جلد ہی مدرسہ شمس العلوم نے ملک کی دینی درسگاہوں میں ایک مقام بنالیا۔ اطراف واکناف سے طلباء حصول علم کے لئے آنے لگے۔ لائق، محنتی علماء بحیثیت مدرسین اور اساتذہ مدرسے سے وابستہ ہوگئے۔ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ قرأت اور حفظ قرآن کا بھی بہترین انتظام تھا۔ درس نظامی سے فراغت کے بعد طلباء پنجاب یونیورسٹی اور آلہ آباد یونیورسٹی سے مولوی فاضل، مولوی عالم اور منشی فاضل (فارسی) کے امتحانات دیتے تھے۔ ان فارغ التحصیل طلباء نے مختلف حیثیتوں سے ملک وملت کی خدمات سرانجام دیں۔[13]

رسالہ شمس العلوم

مدرسہ شمس العلوم بدایوں سے ایک ماہنامہ رسالہ شمس العلوم کے نام سے محرم 1332ھ میں جاری ہوا۔ جو تقریباً دس سال تک شائع ہوتا رہا۔ یہ رسالہ قادری پریس بدایوں میں چھپتا تھا۔ اس کے مدیر اعلیٰ علامہ عبدالماجد بدایونی تھے۔ رسالہ شمس العلوم میں علمی، مذہبی، فقہی، اخلاقی، تاریخ اور تصوف کے وقیع مضامین شائع ہوتے تھے۔ منظومات کا حصہ بھی ہوتا تھا اور زیادہ تر بدایونی شعراء کا نعتیہ اور منقبتی کلام شائع ہوتا تھا۔ علامہ عبدالمقتدر بدایونی کی تفسیر وترجمہ قرآن رسالہ کا مستقل عنوان تھا جس میں علامہ عبدالمقتدر بدایونی کی تفسیر ابن عباس کا اردو ترجمہ شائع ہوتا تھا۔ مذاکرہ علمیہ کا بھی ایک مستقل موضوع تھا۔ جس میں علمی وفقہی سوالات و جوابات شائع ہوتے تھے۔ اس رسالہ میں مستقل طور پر فتاویٰ جات بھی شائع ہوتے تھے۔ کبھی کبھی ملی وسیاسی موضوعات پر بھی اظہار خیال کیا جاتا تھا۔[14]

دارالتصنیف ودارالاشاعت

مدرسہ شمس العلوم میں ایک مستقل دارالتصنیف ودارالاشاعت بھی تھا۔ جس سے علامہ عبدالماجد بدایونی کی مندرجہ ذیل کتب شائع ہوئیں۔

1۔ دربار علم
2۔ التہدید (مولانا ابوالقاسم بنارسی کا جواب)
3۔ القول السدید (مولانا ابوالقاسم بنارسی کا جواب)
4۔ خلاصۃ المنطق
5۔ خلاصۃ العقائد
6۔ خلاصۃ الفلسفہ
7۔ جواز عرس

دیگر علماء کی جو تصانیف شائع ہوئیں کچھ درج ذیل ہیں۔

1۔ مناصحہ فی تحقیق مسائل المصافحہ
2۔ ہدیہ قادریہ
3۔ زبدۃ الاثار روزبدۃ الاسرار
4۔ سیف الجبار
5۔ البوارق المحمدیہ
6۔ اکمل التاریخ
7۔ مولود شریف منظوم
8۔ التناسخ
9۔ الحدوث والقدم
10۔ اسلامی توحید کا آئینہ
11۔ تحفۃ الاخیار اخلاق و آداب
12۔ قربانی اور گوشت خوری
13۔ مباحث الاذان
14۔ تحقیق البیان فی مسئلہ الاذان
15۔ تنزیل
16۔ تحفہ عید
17۔ داستان عشق اور محرم
18۔ دیوان مناقب (فارسی)
19۔ کتاب طہارت
20۔ آسمانی کڑک۔[15]

اسمائے تصانیف علامہ عبد الماجد بدایونی:

1۔ تنظیمی مقالات (شائع کردہ عبد الحامد بدایونی): ادبی پریس لکھنؤ، س ن
2۔ مکتوب سفر نامہ: قومی دارالاشاعت میرٹھ، 1921ء
3۔ درس خلافت: ہاشمی پریس میرٹھ، 1339ھ
4۔ الاظہار: شانتی پریس میرٹھ، س ن
5۔ جذبات الصداقت: فتح پرنٹنگ پریس دہلی، 1339ھ
6۔ فصل الخطاب: شانتی پریس میرٹھ، 1338ھ
7۔ جذبات جوہر (منتخب کلام مولانا محمد علی جوہر ترتیب و مقدمہ)
8۔ عورت اور قرآن: عثمانی پریس بدایوں، س ن
9۔ دربار علم: تجارتی پریس بدایوں، 1335ھ
10۔ خلاصۃ العقائد: نظامی پریس بدایوں، 1329ھ
11۔ خلاصۃ المنطق: نظامی پریس بدایوں، س ن
12۔ خطبات عربیہ جمعہ و عیدین: مطبع عثمانی بدایوں، 1341ھ

13۔ خلافت الٰہیہ: معلومات ندارد

14۔ خلافت نبویہ: امیر الاقبال پریس بدایوں، 1348ھ

15۔ المکتوب: قومی دارالاشاعت میرٹھ، 1921ء

16۔ اعلان حق: معلومات ندارد

17۔ سمرنا کی خونی داستان: معلومات ندارد

18۔ رپورٹ مالابار: عثمانی پریس بدایوں، 1923ء

19۔ فلاح دارین: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، 2008ء[16]

20۔ فتویٰ جواز عرس نظامی پریس بدایوں، 1329ھ

21۔ القول السدید، نظامی پریس بدایوں، 1329ھ

22۔ قسطنطنیہ، نقیب پریس بدایوں، س ن

23۔ الاستشہاد، مطبع قیومی کانپور، س ن

24۔ خلاصۃ الفلسفہ، نظامی پریس بدایوں، س ن۔[17]

علامہ عبد الماجد بدایونی کی دستیاب تصانیف کا تحقیقی مطالعہ درج ذیل ہے:

1۔ فلاح دارین

علامہ عبد الماجد بدایونی کی یہ تالیف 250 احادیث کا مستند مجموعہ ہے۔ یہ کتاب 1341ھ / 1921ء میں تالیف کی گئی۔ مولوی ظہور الحق مقتدری بدایونی نے 1921ء میں ہی عثمانی پریس بدایوں سے شائع کروایا۔ مولانا دلشاد احمد قادری نے اس کتاب میں موجود احادیث کی از سرِ نو تخریج کی ہے۔ اس کتاب کی جدید اشاعت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے 2008ء میں کی ہے۔ حرف آغاز اور علامہ عبد الماجد بدایونی کا تعارف علامہ اسید الحق قادری نے لکھا ہے۔ علامہ عبد الماجد بدایونی نے اس کتاب کو چھ ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ جبکہ ساتواں عنوان متفرقات کے نام سے قائم کیا ہے۔ پہلا باب اعتقادات کے نام سے ہے۔ جس میں توحید و شرک، رسالت و نبوت اور ایمان و اسلام کے متعلق احادیث درج کی ہیں۔ دوسرا باب عبادات کے نام سے ہے جس میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے متعلق احادیث بیان کی ہیں۔ تیسرا باب اخلاق اور تہذیب النفوس کے نام سے ہے۔ جس میں صبر و توکل، تواضع، تقویٰ، کسب معاش، قناعت، عقل و تدبیر، اعتدال، اظہار حق و صداقت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، علم دین اور فضائل علماء، علماء کے فرائض اور علم چھپانے پر وعید کے متعلق احادیث لکھی ہیں۔ چوتھا باب معاملات کے نام سے ہے۔ جس میں رحمت و شفقت اور برّ و احسان، اکابر اور بزرگوں کی تعظیم و توقیر، آداب

مجلس، اتفاق و اصلاح بین المسلمین، عطاء و ہدیہ، عیادت مریض تعزیت، وفا عہد و میثاق، محبت و مودت، حقوق والدین، حقوق خلیفہ و سلطان و امیر اور حقوق مسلمین کے متعلق احادیث درج کی ہیں۔ پانچواں باب بشارات اور چھٹا باب منذرات کے نام سے قائم کیا ہے۔[18]

علامہ عبد الماجد بدایونی صبر و توکل کے حوالے سے فرمان رسول بیان کرتے ہیں۔

عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ.[19]

"حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا عجیب حال ہے کہ اس کے ہر معاملے میں بہتری ہے اور مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اس کو کوئی خوشی پہنچے تو شکر ادا کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر کوئی مصیبت پہنچے تو وہ صبر کرے یہ بھی اس کے بہتر ہے۔"

مزید حب فی اللہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ تَدْخُلُوا الجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلاَ تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُمْ.[20]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم مومن کامل نہیں ہوگے جب تک کہ باہمی محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم اسے کرو تو باہم محبت و الفت پیدا ہو (وہ چیز یہ ہے) تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔"

2۔ دربار علم

یہ تصنیف علامہ عبد الماجد بدایونی کی ہے۔ اور اسے تجارتی پریس بدایوں نے 1335ھ میں شائع کیا۔ اس کتاب میں مختلف عناوین سے تقاریر درج ہیں جو کہ ذیل میں دیے جارہے ہیں۔ پہلی تقریر حضرت علم کی افتتاحی تقریر کے نام سے ہے۔ دوسری تقریر امام اعظم، تیسری تقریر غوث اعظم، چوتھی تقریر حضرت فخر الدین رازی، پانچویں تقریر امام غزالی، چھٹی تقریر شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ساتویں تقریر بحر العلوم عبد العلیٰ ابو العباس لکھنوی اور آٹھویں تقریر علامہ عبد المقتدر بدایونی کے عنوان سے درج کی گئی ہے۔

تقریر امام غزالی میں علامہ عبدالماجد بدایونی بادشاہ پر رعایا کے حقوق کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بادشاہ پر رعایا کا حق ہے کہ وہ انکی نگہداشت کرے۔ ان کی بہتری کے اسباب و وسائل نکالے۔ ان کی فلاح و بہبود کی فکر میں رہے ان کے جائز مطالبات تسلیم کرے، ان کی فریادیں سنے، ان کی غلطیوں اور ناجائز کاموں پر ان کو متنبہ کرے اور ان کے حد سے تجاوز اور غیر ضروری جذبات کو روکے، ہدایت سے کام لے، دوسروں کے حقوق تلف و غصب کرنے پر ان کو سزا دے۔[21]

3۔ خلاصۃ المنطق

علامہ عبدالماجد بدایونی نے جب مدرسہ شمس العلوم کو مزید جدت دینے کا منصوبہ بنایا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ہر فن کی ابتدائی کتاب طلباء کو ان کی مادری زبان اردو میں پڑھائی جائے تو آسانی سے ابتدائی قواعد ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے علامہ عبدالماجد بدایونی تین نصابی کتابیں مرتب کیں۔ خلاصۃ المنطق، کو نظامی پریس بدایوں نے شائع کیا۔ خلاصۃ المنطق، خلاصۃ العقائد اور خلاصۃ الفلسفہ۔ یہ تینوں کتابیں مدرسہ شمس العلوم کے نصاب تعلیم میں شامل تھیں۔ خلاصۃ المنطق کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ مدرسہ شمس العلوم کے دامن ترقی کے ساتھ بہت سی آرزوئں نے ساتھ نبھانے کا عہد باندھا، علم الکلام اور ابتدائی منطق کا میدان، حیلہ حوالہ، عذر واقعی، جو کچھ بھولا ہوا یاد آیا وہ قلم کے سپرد کر دیا۔ خلاصۃ المنطق حاضر ہے۔ ابتدائی طلبہ کی آسانی کا خیال میرے لیے مشکل کا سامنا تھا۔ مگر جمع و تالیف نے تصنیف کی زحمت سے کنارہ کش کر دیا۔ خوشی محسوس ہو رہی کہ مدرسہ شمس العلوم کے طلباء کا فائدہ ہو گا۔[22]

4۔ خلاصۃ العقائد

یہ تالیف علامہ عبدالماجد بدایونی کی ہے۔ یہ دراصل علامہ عبدالقادر بدایونی کے عربی رسالہ "احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام" کی شرح ہے۔ یہ رسالہ 1329ھ میں نظامی پریس بدایوں سے شائع ہوا۔ اس کے مشمولات میں ایک مقدمہ، دس ابواب، اور ایک خاتمہ شامل ہے۔ علامہ عبدالماجد بدایونی اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ اس کی اصل بنیاد رسالہ عربیہ احسن الکلام مصنف علامہ عبدالقادر بدایونی پر ہے۔ مگر ضرورت زمانہ کے پیش نظر بہت سی مفید تحقیقات کتب متفرقہ سے بڑھا دیں ہیں۔[23]

5۔ خلاصۃ الفلسفہ

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کی تصنیف ہے۔ یہ مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے نصاب کے لئے لکھی گئی۔ اس کو نظامی پریس بدایوں نے شائع کیا۔ عام اور سادہ اسلوب میں فلسفہ کی اصطلاحات اور ابتدائی مسائل درج کیے گئے ہیں۔[24]

6۔ عورت اور قرآن

یہ تصنیف علامہ عبد الماجد بدایونی کی ہے۔ یہ کتاب 126 صفحات پر مشتمل ہے۔ دار التصنیف بدایوں نے عثمانی پریس بدایوں سے اسے شائع کروایا۔ اس کتاب میں عورتوں کی اخلاقی، مذہبی، تمدنی اور معاشرتی زندگی کے متعلق قرآن کریم کی 98 آیات درج کی گئی ہیں۔ قرآنی آیات کے ساتھ ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور ہر آیت کے بعد تبصرہ کے عنوان سے آیت سے اخذ ہونے والے احکام واسرار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں ایک ضمیمہ شامل ہے۔ جن میں ان عورتوں کا تعارف ہے جن کا ذکر کسی نہ کسی حیثیت سے قرآن میں آیا ہے۔[25]

7۔ خلافت نبویہ

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کی تصنیف ہے۔ اسے 1348ھ میں امیر الاقبال پریس بدایوں نے شائع کیا گیا۔ یہ خلفائے اسلام کی مختصر مگر جامع اور مفید تاریخ ہے۔ خلافت راشدہ، خلافت بنو امیہ، خلافت بنو عباس، خلافت عثمانیہ ترکی وغیرہ پر تاریخی تسلسل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر عہد کی فتوحات اور ان کی علمی، تمدنی، اقتصادی اور معاشرتی تعمیر وترقی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں "خلافت اور اسکا ہندوستان سے تعلق" کے عنوان سے مرکز خلافت اسلامیہ اور سلاطین ہند کے مختلف ادوار میں مراسم وتعلقات کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے۔[26]

8۔ الاظہار

یہ تصنیف علامہ عبد الماجد بدایونی کی ہے۔ اسے شانتی پریس میرٹھ سے شائع کیا گیا۔ مسئلہ خلافت کی تبلیغ کے لئے یہ تالیف کی گئی۔ اس میں علماء کا سیاست میں متحرک ہونا، حکومت ہند کی اصلاح وراہنمائی۔ مظالم پنجاب کی تفصیل، مسئلہ خلافت کے مباحث، خلافت کی قسمیں، خلافت کی شرائط ولوازم، خلافت عثمانیہ اور اس کے ساتھ حکومت برطانیہ کا رویہ پر مخصوص انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔[27]

9۔ فصل الخطاب

علامہ عبد الماجد بدایونی کی تقریر کو تحریری شکل میں ترتیب دے کر فصل الخطاب کے نام سے شانتی پریس میرٹھ سے 1338ھ میں شائع کیا گیا۔ علامہ عبد الماجد بدایونی نے آگرہ میں بحیثیت صدر ایک طویل خطاب کیا۔ جس میں انگریز حکومت کی طرف سے دیے گئے خطابات و اعزازات کی واپسی پر مذہبی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی۔[28]

10۔ قسطنطنیہ

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کی تصنیف ہے۔ اسے نقیب پریس بدایوں نے شائع کیا۔ علامہ عبد الماجد بدایونی کی طرف سے تاریخی معلومات کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ یہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس میں قسطنطنیہ کی تاریخی حیثیت اور اس سلسلہ میں وارد احادیث کا جائزہ لیا گیا ہے۔ فتح قسطنطنیہ کے مفصل احوال بیان کیے گئے ہیں۔[29]

11۔ المکتوب

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کا سفر نامہ ہے۔ اسے ہاشمی پریس میرٹھ نے شائع کیا۔ شوال 1339ھ میں علامہ عبد الماجد بدایونی نے تحریک خلافت کے سلسلے میں بہار، کرناٹک، مدراس، میسور، بمبئی اور کراچی کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران مختلف اجلاس، کانفرنسیں اور میٹنگز منعقد ہوئیں۔ اس میں پٹنہ اور بیلگام کی خلافت کانفرنس آپ کے زیر صدارت ہوئی۔ اپنے سفر نامے کے احوال کے ساتھ ان دو کانفرنسوں کے خطبہ صدارت کا خلاصہ بھی درج کیا ہے۔ اس سفر نامے سے آپ کے اکابرین و معاصرین اور صف اول کے زعماء ہند سے تعلقات و مراسم کی گہرائی اور نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔[30]

12۔ درس خلافت

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کی تصنیف ہے۔ اسے پہلی بار قادری پریس بدایوں نے شائع کیا جبکہ اس کی دوسری اشاعت مختصر مقدمے کے اضافے کے ساتھ ہاشمی پریس میرٹھ سے 1339ھ میں ہوئی۔ یہ تحریک خلافت کے سلسلے میں مسئلہ خلافت کی تفہیم و تبلیغ کے لئے ترتیب دیا گیا۔ اس میں چار دروس شامل ہیں۔ اس کے مقدمہ میں سیکرٹری خلافت کمیٹی بدایوں فضل الرحمٰن اس کی وجہ تالیف لکھتے ہیں کہ سید محمد حسین بیرسٹر سیکرٹری خلافت کمیٹی صوبہ آگرہ نے صوبہ آگرہ میں جب خلافت کی تبلیغ و تلقین کا کام شروع کرنا چاہا تو مبلغین و مقررین کی قلت کو دیکھتے ہوئے علامہ عبد الماجد بدایونی سے محبت و اسرار سے درس خلافت تیار کرنے کا کہا جو نظام کار کو استوار کر دے۔[31]

13۔ تنظیمی مقالات

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کے تین مقالات کا مجموعہ ہے۔ اسے ادبی پریس لکھنؤ نے شائع کیا۔ ان مقالات میں ملت اسلامیہ بالخصوص ملت کے نوجوانوں کی تنظیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس زمانے کی تصنیف ہے جب علامہ عبد الماجد بدایونی مسلم کانفرنس کے سرگرم رکن تھے۔ ان مقالات میں آپ نے ملک کے نوجوانوں کو منظم ہو کر اپنے بل بوتے پر حصول آزادی اور حقوق کی بازیابی کی دعوت دی۔ مقالات کے عناوین درج ذیل ہیں۔

1۔ مسلمان بیدار ہوں، نوجوان منظم ہو جائیں۔

2۔ مسلمان اپنی قوت کو منظم اور فراہم کرو اور ملک میں ایک زندہ قوم ہو کر رہو۔

3۔ تنظیم کیا ہے؟[32]

14۔ جذبات صداقت

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کے تین مضامین کا مجموعہ ہے اس کو فتح پرنٹنگ پریس دہلی نے 1339ھ میں شائع کیا۔ مضامین کے عناوین درج ذیل ہیں۔

1۔ خلافت کا پیغام مسلمانوں کے نام

2۔ دعائے خلافت

3۔ جواب پیغام طلبہ دار العلوم علی گڑھ کے نام

آخری مضمون میں آپ نے ترک موالات کے مخالفین کے اعتراضات کا مذہبی اور شرعی نقطہ نظر سے محاسبہ کیا ہے۔[33]

15۔ کشف حقیقت مالابار

یہ علامہ عبد الماجد بدایونی کی تصنیف ہے۔ دار التصنیف کی جانب سے عثمانی پریس بدایوں نے 1923ء میں اسے شائع کیا۔ علاقہ مالابار (جنوبی ہند) میں انگریزوں نے مسلمان موپلوں پر بغاوت کے الزام میں ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیے۔ اس کی تحقیق کے لیے مرکزی خلافت کمیٹی نے ایک خلافت تحقیقاتی کمیشن ترتیب دیا۔ جس کے صدر علامہ عبد الماجد بدایونی تھے۔ آپ نے موقع پر جا کر وہاں کے حالات کا جائزہ لیا۔ یہ تصنیف اس کمیشن کی رپورٹ ہے اس میں تین فصلیں ہیں۔

1۔ موپلوں نے بغاوت شروع نہیں کی۔

2۔ موپلوں کے ہندوؤں پر جبر و ظلم کی حقیقت

3۔ حکومت کے مظالم اور موپلوں کی حالت زار[34]

نتائج تحقیق:

1. علامہ عبد الماجد بدایونی ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے۔ بیک وقت تصنیف، تدریس اور ماہنامہ کی ادارتی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ ملی و تحریکی حوالے سے بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

2. علامہ عبد الماجد بدایونی کی چوبیس (24) مطبوعہ کتب کا ذکر ملتا ہے جبکہ ان میں سے دستیاب کتب کی تعداد پندرہ (15) ہے۔ جن کی ضروری تفصیل و تعارف شامل مقالہ ہے۔

3. علامہ عبد الماجد بدایونی کی علمی خدمات میں دارالتصنیف و دارالاشاعت کا قیام ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں سے متعدد اہل علم کی قلمی خدمات کو زیور طباعت سے آراستہ کیا گیا۔ اس مقالہ میں میسر معلومات کے مطابق ادارہ ہذا کی طباعتی خدمات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

4. علامہ عبد الماجد بدایونی کی قلمی خدمات کا دائرہ کار وسیع ہے۔ عقائد، عبادات، معاملات، سیاسیات اور سماجیات جیسے عناوین پر جامع کلام ان کی مطبوعات کے مشمولات میں موجود ہے۔

سفارشات

1. عصر حاضر میں مدارس و خانقاہ سے وابستہ علماء و صلحاء کو علامہ عبد الماجد بدایونی جیسی نابغہ روزگار شخصیت سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔

2. معاصر مسائل کے حل میں اور مدارس و خانقاہ کی تاریخی حیثیت کو اجاگر کرنے کیلئے علامہ عبد الماجد بدایونی کے احوال کا مطالعہ شائع کیا جائے۔

3. ملکی و ملی معاملات میں مثبت اور ٹھوس لائحہ عمل کیلئے علامہ عبد الماجد بدایونی کے کردار کو منصّہ شہود پر لایا جائے۔

4. دارالتصنیف و دارالاشاعت کی طرز پر اشاعتی ادارے قائم ہونے چاہیں تاکہ علمی اقدار کو فروغ دیا جاسکے۔

5. ماہنامہ شمس العلوم کے دستیاب شماروں کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا جانا چاہیے۔

6. مدیر اعلیٰ کے طور پر علامہ عبد الماجد بدایونی کے کردار کا باقاعدہ طور پر مطالعہ کرنے کی طرف اہل علم کو توجہ کرنی چاہیے۔

حوالہ جات(References)

1۔ مولانا دلشاد احمد قادری، ”خانوادہ عثمانیہ تعارف وخدمات“، ماہنامہ **جام نور** دہلی، عالم ربانی نمبر ج11، شمارہ 132۔ (2014ء):72

Moulāna Dilshād Ahmad Qādrī, "Khānwādah Uthmānia Tā'aruf-o-Khidmāt", *Mahnāma* Jām-*e-Noor Dehlī*, Ālam Rabbānī Number, Jild 11, Shumāra 132, (2014): 72

2۔ علامہ اسید الحق قادری، **تذکرہ ماجد**، (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008):16

Allāma Usaid ul Haq Qādrī, *Tazkira Mājid*, (Badāyun: Tāj-ul-Fahul Academy, 2008): 16

3۔ محمد تنویر خاں قادری، **مشاہیر بدایوں**، (بدایوں: بزم قرطاس و قلم، 2013ء):107

Muhammad Tanveer Khān Qādrī, *Mshāheer Badāyun*, (Badāyun: Bazm-e-Qartās o Qalam, 2013): 107

4۔ ایضاً، 108

Ibid, 108

5۔ مولانا محمود احمد قادری، **تذکرہ علماء اہل سنت**، (فیصل آباد: سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، س ن):146

Moulāna Mehmood Ahmad Qādrī, *Tazkira Ulemā Ahl-e-Sunnat*, (Faiṣalābād: Sunnī Dārul Ishā'at Alvia Riżvia, S.N): 146

6۔ ایضاً، 75

Ibid, 75

7۔ سید سلیمان ندوی، ”شذرات“، **معارف** اعظم گڑھ ج29۔(1932):3-2

Syed Sulemān Nadvī, *"Shazrāt"*, Muārif Azam Garh Jild 29. (1932): 2-3

8۔ مولانا عبد الماجد دریا آبادی، ”ہم نام نامور“، **مجلہ بدایوں** کراچی ج4 ش3۔(1994):29-25

Moulāna Abdul Mājid Dariyā Abādī, "*Hamnām Nāmwar*", "Mujalla Badāyun Karāchī Jild 4 Shumāra 3. (1994): 25-29

9۔ مولانا عبد الصمد مقتدری، ”آہ میرے مربی و سرپرست: ماجد میاں“ **مجلہ بدایوں** کراچی ج4 ش3۔(1994):36-31

Moulāna Abdul Samad Muqtadarī, "Ah! Meray Murabbi o Sarprast: Mājid Miān" "Mujalla Badāyun Karāchī Jild 4 Shumāra 3. (1994): 31-36

10۔ ڈاکٹر شمس بدایونی، ”مولانا عبد الماجد بدایونی“، **معارف** اعظم گڑھ ج180 ش4۔(2007):300-288

Dr. Shamas Badāyunī, "Moulāna Abdul Mājid Badāyunī", *Muārif*, Azam Garh Jild 180 Shumāra 4. (2007): 288-300

11۔ مظہر حسین بھدرو، ”علامہ عبد الماجد بدایونی کی ملی خدمات“، **الثقافۃ اسلامیہ** ش43۔(2020):144-129

Mazhar Hussain Bhadroo, "Allāma Abdul Mājid Badāyuni kī Millī Khidmāt", *Al-Thiqafat ul Islamiyya Shumāra* 43. (2020): 129-144

12۔ علامہ اسید الحق قادری، **تذکرہ ماجد**، (بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، 2008)

Allāma Usiad-ul-Haq Qādrī, *Tazkara Mājid*, (Badāyun: Tāj-ul-Fahul Academy, 2008)

13۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری، ”مدرسہ شمس العلوم بدایوں“، **مجلہ بدایوں**، کراچی ج6، ش4(1996ء):48

Dr. Muhammad Āyub Qādrī, "Madrassa Shamas-ul-Uloom Badāyun", *Mujalla*

Badāyun *Karāchī Jild* 6, Shuamāra 4. (1996): 48

14 ۔ایضاً،49

Ibid, 49

15 ۔ایضاً،49

Ibid, 49

16۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری، **"یاداشتہائے ڈاکٹر محمد ایوب قادری"**، تقدیم ترتیب ،ڈاکٹر ابرار عبد السلام، **مجلہ معیار**، اسلام آباد ج2،ش2۔(2010ء):31

Dr. Muhammad Āyub Qādrī, "*Yādāshat Ha'ey Dr. Muhammad Āyub Qādrī"*, Taqdeem o Tarteeb, Dr. Ibrār Abdul Salām, Mujalla Mi'yār, Islāmabād Jild 2, Shumāra 2. (2010): 31

17۔علامہ اسید الحق قادری، **تذکرہ ماجد**،25

Allāma Usiad-ul-Haq Qādrī, *Tazkara Mājid*, 25

18۔علامہ عبد الماجد بدایونی، **فلاح دارین**،(بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی،2008ء):6

Allāma Abdul Mājid Badāyunī, *Falāh-e-Dārain*, (Badāyun: Tāj-ul-Fahul Academy, 2008): 6

19۔مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم**، کتاب الزھد والرقاق،(بیروت: دار الجیل، س ن)، حدیث:7692

Muslim bin Hijāj Al-Qushairī, *Sahih Muslim*, Kitāb-ul-Zuhad o Al-Riqāq, (Beirut: Dār-ul-Jeel, S.N), Hadīth: 7692

20۔محمد بن عیسی ترمذی، **جامع ترمذی**، باب ماجاءفی إفشاء السلام،(بیروت: دار الغرب الإسلامی، س ن)، حدیث:2688

Muhammad Bin Īsa Tirmizī, *Jāmia Tirmizī*, Bāb Mājā'a Fi Ifsh'a al-Salām, (Beirut: Dār-ul-Gharb Islāmī, S.N), Hadīth: 2688

21۔ علامہ عبد الماجد بدایونی، **دربار علم**،(بدایوں: تجارتی پریس،1335ھ):65

Allāma Abdul Mājid Badāyunī, *Darbār-e-Ilm*, (Badāyun: Tajārtī Press, 1335H): 65

22۔ علامہ عبد الماجد بدایونی، **خلاصۃ المنطق**،(بدایوں: نظامی پریس، س ن):3

Allāma Abdul Mājid Badāyunī, *Khulāṣa-tul-Mantaq*, (Badāyun: Nizāmī Press, S.N): 3

23۔ علامہ عبد الماجد بدایونی، **خلاصۃ العقائد**،(بدایوں: نظامی پریس بدایوں،1329ھ):3

Allāma Abdul Mājid Badāyunī, *Khulāṣa-tul-Aqāid*, (Badāyun: Nizāmī Press, 1329H): 3

24۔ علامہ اسید الحق قادری، **تذکرہ ماجد**،38

Allāma Usiad-ul-Haq Qādrī, *Tazkara Mājid*, 38

25۔ ایضاً،42

Ibid, 42

26۔ ایضاً،42

Ibid, 42

27۔ ایضاً،43

Ibid, 43

28۔ ایضاً،43

Ibid, 43

29۔ ایضاً،43

Ibid, 43

30- ایضاً، 43

Ibid, 43

31- علامہ عبدالماجد بدایونی، **درس خلافت**، (میرٹھ: ہاشمی پریس، 1339ھ):2

Allāma Abdul Mājid Badāyunī, *Dars-e-Khilāfat*, (Meerath: Hāshmī Press, 1339H):2

32- علامہ اسید الحق قادری، **تذکرہ ماجد**، 45

Allāma Usiad-ul-Haq Qādrī, *Tazkara Mājid*, 45

33- ایضاً، 45

Ibid, 45

34- ایضاً، 46

Ibid, 46